انا للہ وانا الیہ راجعون ○ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ انا للہ وانا الیہ راجعون ○

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ — کراچی

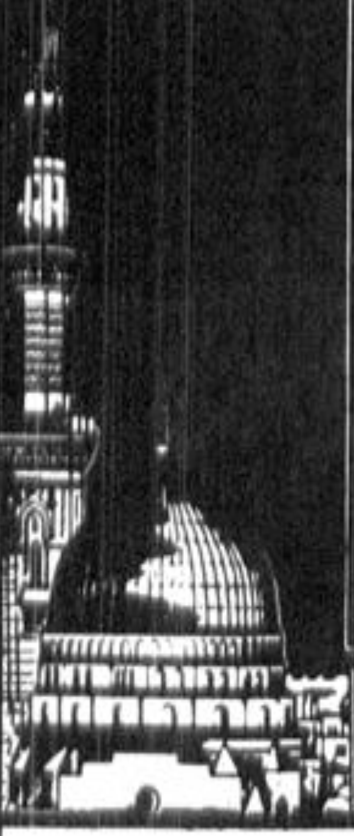

موتُ العَالِم، موتُ العَالِم، موتُ العَالِم

مولانا تاج محمود رحلت فرما گئے

مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما، قافلہ بخاری کے آخری جرنیل، ختم نبوت کے وکیل، ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد کے ایڈیٹر حضرت مولانا تاج محمود صاحب رح انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم گذشتہ دو سال قبل سخت علیل تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے گذشتہ ایک سال سے صحت کاملہ عطا فرمائی جس کی بدولت جماعتی امور میں سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے۔ اسلام آباد میں ختم نبوت کانفرنس میں آخری بار شرکت کی۔ اطلاعات کے مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۸۴ء کو جمعہ کے دن مولانا مرحوم پر بیماری کا سخت حملہ ہوا۔ اور ساڑھے دس بجے جمعہ سے قبل اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۶۵ برس تھی۔ امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضرت مولانا خان محمد صاحب، ناظم اعلیٰ محمد شریف صاحب اور اراکین ختم نبوت و مبلغین ختم نبوت، اس عظیم سانحہ پر مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ [ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت، کراچی سے وابستہ کارکنان نے بھی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ (ادارہ)

جلد ۲ — ۳ فروری تا ۹ فروری ۱۹۸۴ء بمطابق ۳۰ ربیع الثانی تا جمادی الاول ۱۴۰۴ھ — شمارہ ۳۴

انا للہ وانا الیہ راجعون ○ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ انا للہ وانا الیہ راجعون

خصائل نبویؐ برشمائل ترمذی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کی چیزوں کے احوال

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

باب ما جاء فی صفۃ شراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ا۔ حدثنا ابن ابی عمر حدثنا سفیٰن عن معمر عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان احب الشراب الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلو البارد۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی سب چیزوں میں میٹھی اور ٹھنڈی چیز مرغوب تھی۔

فائدہ: بظاہر تو اس حدیث سے ٹھنڈا اور میٹھا پانی مراد ہے۔ چنانچہ ابو داؤد وغیرہ کی روایت میں بالتصریح وارد ہے۔ اور یہ بھی محتمل ہے کہ اس سے شہد کا شربت یا کھجوروں کا نبیذ مراد ہو۔ جیسا کہ پیالہ کے باب میں گذر چکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کھانے کا اہتمام کچھ ایسا نہ ایسا نہ تھا۔ جو حاضر ہوتا وہی تناول فرما لیتے۔ لیکن میٹھے اور ٹھنڈے پانی کا خاص اہتمام تھا۔ سقیا جو مدینہ طیبہ سے کئی میل پر ہے۔ وہاں سے میٹھا پانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لایا جاتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے الفاظ میں یہ بھی نقل فرمایا کہ اے اللہ اپنی ایسی محبت مجھے عطا فرما۔ جو میرے لئے اپنی جان اور مال اور عیال سے اور ٹھنڈے پانی کی محبت بھی زیادہ ہو۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و خالد بن ولید علی میمونۃ فجاءتنا باناءٍ من لبن فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علیٰ یمینہٖ و خالد علیٰ شمالہٖ فقال لی الشربۃ لک فان شئت اثرت بھا خالدًا فقلت ما کنت لاوثر علیٰ سؤرک احدًا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطعمہ اللہ طعامًا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرًا منہ و من سقاہ اللہ لبنًا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس شیئٌ یجزئ مکان الطعام والشراب غیر اللبن۔

۲۔ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضہ کے گھر گئے (ام المؤمنین حضرت میمونہ ان دونوں حضرات کی خالہ تھیں) وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ حضورؐ نے اس میں تناول فرمایا۔ میں دائیں جانب تھا۔ اور خالد بن ولید بائیں جانب تھا۔ مجھ سے یہ ارشاد فرمایا کہ اب پینے کا حق تیرا ہے (کہ تو دائیں جانب ہے) اگر تو اپنی خوشی سے چاہے۔ تو خالد کو ترجیح دیدے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے جھوٹے پر میں کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی شخص کو حق تعالےٰ شانہٗ کوئی چیز کھلائیں۔ تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ اللھم بارک لنا فیہ و اطعمنا خیرًا منہ (لہٰ اللہ

باقی صفحہ ۱۵ پر)

فہرست

خصائل نبوی ؐ	
حضرت شیخ الحدیث رح	۲
ابتدائیہ	
عبدالرحمٰن یعقوب باوا	۵
مولانا تاج محمود ؒ کی وفات اور تدفین	۷
تعزیتی جلسہ	۸
نوائے وقت اور جنگ کے اداریئے	۹
تعزیتی پیغامات	۱۰
محبت رسول	
مولانا محمد اقبال رنگونی مانچسٹر انگلینڈ	۱۳
قادیانی فتنہ	۱۶
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب	۱۹
کسی نبی کی تحقیر اشارۃً کرنا بھی موجب غضب الٰہی ہے	
مولانا تاج محمد صاحب	۱۸
اخبارات کا مطالعہ	۲۰
کادیانی فرشتے	
مولانا منظور احمد الحسینی	۲۳
نظم	
مشتاق احمد عباسی	۲۴

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی

حافظ گلزار احمد

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ———— ۶۰ روپیہ

ششماہی ———— ۳۵ روپیہ

سہ ماہی ———— ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ———— ۲۱۰ روپیہ

کویت، ابوظہبی، شارجہ، دوبئی، اردن وغیرہ

شام ———— ۲۲۵ روپیہ

یورپ ———— ۲۹۵ روپیہ

آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا ———— ۲۴۰ روپیہ

افریقہ ———— ۲۱۰ روپیہ

افغانستان، ہندوستان ———— ۱۶۵ روپیہ

فون نمبر ۷۱۶۷۱

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر:۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت:۔ A/۲۰ سائرو منشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

کھانسی
ہماری غفلت سے
شدّت اختیار کر لیتی ہے
SUALIN
سعالین
مناسب احتیاط اور سعالین کا بروقت استعمال گھر کے ہر فرد کو
نزلہ، زکام اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایک دو ٹکیاں چوسیئے۔
سعالین کے چار قرص تیز گرم پانی میں گھول لیجیے۔
جوشاندہ تیار ہے، جو نزلہ، زکام اور کھانسی کے لیے بدرجہا
مفید ہے۔ ایسی ایک خوراک صبح و شب پیجیے۔
سعالین
نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
ADARTS-SUA-1/82

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

عظیم سانحہ

۲۰ر جنوری ۱۹۸۴ء بروز جمعہ کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنما، ہفت روزہ لولاک فیصل آباد کے ایڈیٹر حضرت مولانا تاج محمود صاحب رح دل کا دورہ پڑنے سے فیصل آباد میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً ۶۵ سال تھی۔ گذشتہ تین سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے گذشتہ ایک سال سے صحت کاملہ عطا فرمائی۔ صحت یابی کے بعد ایک بار پھر جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کے واقعہ سے مولانا مرحوم پر گہرا اثر پڑا۔ دن رات وہ اسلم قریشی کیس کے سلسلے میں کبھی افسران بالا سے ملاقاتیں کر رہے تھے۔ تو کبھی اجلاسوں میں حاضری کے لئے سیالکوٹ، لاہور اور ملتان کے سفر پر ہوتے تھے۔

علمائے کنونشن، جو گذشتہ دنوں اسلام آباد میں منعقد ہوئی تھی۔ مولانا مرحوم نے اس میں شرکت کی۔ اور اس موقع پر صدر مملکت سے ملاقات کر کے انہیں اسلم قریشی کے اغواء اور ان کی بازیابی پر مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے گہری تشویش سے آگاہ کیا۔

مولانا مرحوم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بانیوں میں سے تھے۔ اب تک وہ مجلس شوریٰ کے رکن چلے آ رہے تھے۔ جماعتی امور میں گہری دلچسپی لیتے رہے ان کا مشورہ جماعت کے لئے نہایت ہی اہمیت کا حامل تھا۔ گذشتہ سال مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ نے ربوہ کے اطراف میں قادیانیت کے سد باب کے لئے ربوہ زون کے لئے مبلغین کا ایک گروپ تشکیل دیا گیا۔ جس کے انچارج مولانا تاج محمود تھے۔

چنیوٹ میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام گذشتہ کئی سال سے دسمبر میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس کے روح رواں بھی مولانا مرحوم تھے۔

مولانا مرحوم نے قیام پاکستان سے قبل اور بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی رفاقت میں انگریزوں اور قادیانیوں کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ اور گذشتہ چالیس سال سے ختم نبوت کے محاذ پر سرگرمی سے حصہ لیتے رہے۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں چلنے والی تحریکوں میں مولانا مرحوم نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ ۲۹ر مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نہتے طلباء پر قادیانی غنڈوں نے زخمی ہونے والے طلباء کی گاڑی جب فیصل آباد پہنچی تو مولانا مرحوم ہی کا یہ کارنامہ تھا کہ سارا فیصل آباد شہر ریلوے اسٹیشن پہ امڈ آیا اور مولانا مرحوم نے فوری طور پر احتجاجی جلسہ کا اعلان کیا۔ جہاں سے ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت

کی داغ بیل ڈالی گئی۔

مولانا مرحوم گذشتہ بیس سال سے تقریر اور قلم کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں مصروف جہاد رہے۔ ہفت روزہ لولاک فیصل آباد کا بیس سالہ ریکارڈ اس بات کی شہادت کے لئے کافی ہے۔ اور "لولاک" کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کو حکومت کے نوٹس میں لانے کا کام بخوبی انجام دیتے رہے

مولانا مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مختصر الفاظ میں یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ختم نبوت کے پرجوش مبلغ اور عظیم جرنیل تھے۔

مولانا مرحوم کا جہاں ان کے سائے سے ان کے اہل و عیال محروم ہو گئے وہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی ان کی کمی کا احساس ہوتا رہے گا اور رہتی دنیا تک مولانا مرحوم کی خدمات کا چرچا ہوتا رہے گا۔

ادارہ ختم نبوت، ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہیں اور دعا گو ہیں اللہ تعالےٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمادے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق و ہمت عطا فرمادے۔ آمین

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

خالص اور سفید ــــــــــ صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ
حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

ملّۃ اسلامیہ کا بے باک ترجمان ہفت روزہ ـــــ ختم نبوت

مولانا تاج محمودؒ کی وفات اور تدفین

بشکریہ: روزنامہ جسارت

فیصل آباد۔ ۲۰؍جنوری (نمائندہ جسارت) مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور ممتاز عالم دین مولانا تاج محمود آج صبح یہاں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ مولانا آج صبح چار بجے اچانک بیمار پڑے۔ سات بجے شہر کے ممتاز ڈاکٹر زیدی حالت دیکھ کر مولانا کو اپنے ہمراہ سول ہسپتال لے گئے جہاں ان کی دیکھ بھال کی جاتی رہی۔ لیکن ساڑھے دس بجے ان کی حرکت قلب ہوگئی اور وہ خالق حقیقی سے جا ملے۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۶۵ برس تھی۔ مولانا تاج محمود کے انتقال کی خبر سے پورے شہر اور بالخصوص دینی حلقوں میں زبردست رنج و غم کی لہر دوڑ گئی اور علماء، سیاسی رہنما، کاروباری حضرات اور مولانا کے عقیدت مند ریلوے کالونی میں ان کی رہائش گاہ پر اکٹھا ہونا شروع ہو گئے۔ ان کی نماز جنازہ کل صبح اقبال پارک (دھوبی گھاٹ گراؤنڈ) میں ادا کی جائے۔ جس کی امامت امیر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت اور سجادہ نشین کندیاں شریف مولانا خان محمد کریں گے۔ علماء نے شہر کے تجارتی حلقوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ کل بارہ بجے دوپہر تک تمام کاروبار بند رکھیں۔ نماز ظہر کے بعد ریلوے کالونی کی مسجد محمودیہ میں تعزیتی جلسہ ہو گا۔ جس سے ممتاز علماء خطاب کریں گے مولانا تاج محمود مرحوم کے اجداد صوبہ سرحد کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد مولانا محمد حبیب ایک جید عالم دین تھے۔ دینی علوم کی تحصیل فیصل آباد میں مفتی محمد یونس مرحوم سے حاصل کی۔ قیام پاکستان سے پہلے اور بعد انہوں نے رئیس الاحرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی رفاقت میں قادیانیوں کے خلاف بھرپور جہاد کیا اور ملک میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دلوانے کے لئے چلائی جانے والی تمام تحریکوں میں انہوں نے سرگرمی سے حصہ لیا۔ مولانا ایک منفرد اور پرجوش خطیب تھے۔ وہ بیس سال تک ہفت روزہ "لولاک" نکالتے رہے اور مسلمانوں کو مسئلہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں مسلسل رہنمائی فراہم کرتے رہے۔ وہ ریلوے کالونی کی مسجد محمودیہ میں ۴۰ برس سے امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

فیصل آباد، ۲۱؍جنوری (نمائندہ جسارت) معروف عالم دین مولانا تاج محمود مرحوم کو آج دوپہر ریلوے کالونی کی جامع مسجد محمودیہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مولانا کی نماز جنازہ کی امامت خانقاہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین اور امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا خان محمد نے کی۔ نماز جنازہ اقبال پارک میں ساڑھے گیارہ بجے ہوئی۔ جس میں تقریباً ۵۰ ہزار افراد نے شرکت کی۔ ان میں کالعدم جماعت اسلامی پاکستان کے قائمقام امیر چوہدری رحمت الٰہی۔ فضل دین سلیم، سابق امیر پنجاب چوہدری غلام جیلانی، طفیل احمد ضیاء، رائے خدا بخش کلیار، زرعی یونیورسٹی کے وائس چانسلر میاں ممتاز علی، شاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبد القادر آزاد، جسٹس رفیق تارڑ، مولانا محمد اجمل قادری، وفاقی شوریٰ کے رکن شفیق احمد بٹ، مولانا عبد الرحیم اشرف، مولانا ضیاء القاسمی، ناظم اعلیٰ اتحاد العلماء پاکستان مولانا عبد الرشید ارشد شیخ الحدیث دار العلوم منصورہ لاہور۔ مولانا عبد المالک، علامہ غلام رسول راشدی ممتاز اہلحدیث عالم دین مولانا محمد صدیق صاحبزادہ افتخار الحسن مقامی علماء اور سرکاری افسران بھی شامل تھے۔ بعد ازاں نماز ظہر مسجد محمودیہ میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے ان رہنماؤں نے خطاب کیا۔ پی پی آئی کے مطابق مولانا تاج محمود کے سوگ میں شہر کے کاروباری مراکز اور ادارے دوپہر تک بند رہے۔

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں تعزیتی جلسہ

رپورٹ : عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۸۴ء بروز ہفتہ کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں مولانا تاج محمودؒ و مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن پاک ہوا۔ بعد میں ایک تعزیتی جلسہ سے ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر، ناظم تعلیمات، شیخ الحدیث مفتی ولی حسن، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جامعہ کے مہتمم مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے خطاب کیا۔

ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر نے مولانا تاج محمود کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا تاج محمود عقیدۂ ختم نبوت کے بے باک سپاہی تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی بلکہ آخری لمحات تک "ختم نبوت" کے لئے وقف کر دی اور ساری زندگی قادیانیت جیسے اسلام کے عظیم دشمن سے برسرپیکار رہے۔ ان کی جرات و بے باکی بے مثال اور قابل رشک تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ربوہ جو قادیانیوں کا مرکز ہے۔ اس میں مولانا مرحوم اجتماعات میں وہ لوگ بات کہنے سے نہیں رکتے تھے۔ انہوں نے مولانا مرحوم کے لئے دعائیہ کلمات کہے۔

ڈاکٹر صاحب کے بعد جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا مفتی ولی حسن صاحب نے کہا انگریز نے مسلمانوں کے قلب سے جذبۂ جہاد کی روح کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کی۔ لیکن جب وہ اس میں کامیاب نہ ہوئے۔ تو مرزا غلام احمد قادیانی کی پشت پناہی کرتے ہوئے ان سے نبوت کا دعویٰ کرایا۔ چنانچہ مرزائے قادیانی جھوٹی نبوت دعویٰ کر کے انگریز کی خوشنودی کے لئے جہاد کو حرام قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یوں تو بہت سے جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے۔ لیکن قادیانیت کا فتنہ سب سے بڑا دجال فتنہ ہے۔ تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ کبھی کسی مدعی نبوت کو امت نے برداشت نہیں کیا۔ بلکہ ان کو واصل جہنم کیا۔ لیکن چونکہ انگریز مرزائے قادیانی کی سرپرستی کرتا رہا۔ اور اس کی حفاظت میں مرزا قادیانی اپنا دجل و فریب پھیلاتا رہا۔ مفتی ولی حسن نے فرمایا کہ امام العصر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رح کو قادیانی فتنہ نے بے چین کر دیا تھا۔ اور فرمایا۔ کہ ایک عرصے تک راتوں کو نیند نہیں آئی تو لاہور کے ایک جلسہ میں حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔ اور اس کے بعد تسلی ہوئی۔ کہ ختم نبوت کے محاذ پر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کام کریں گے۔

مفتی صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضرت مولانا سید انور شاہ رح نے ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کے سدباب کے لئے بہت کام کیا اور اپنے تلامذہ جن کی تعداد ہزاروں تھی۔ اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے اس سلسلہ میں کئی ایک کتابیں تصنیف فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ مولانا محمد یوسف بنوری رح جو ان کے تلامذہ میں تھے۔ ۱۹۷۴ء میں ان کی قیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت چلی۔ جو کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

انہوں نے مزید کہا کہ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

اور ان کے رفقاء نے انگریز اور قادیانیت کے خلاف کام کرنے کی پاداش میں صعوبتیں برداشت کیں۔ مولانا تاج محمودؒ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی اسی قافلہ بخاری کے ایک سپہ سالار تھے۔ انہوں نے مولانا تاج محمودؒ کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی ختم نبوت کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور ہفت روزہ لولاک کے ذریعہ قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کرنے میں معروف تھے۔ ان کی سازشوں سے حکومت کو باخبر کرنا یہ انہی کا طرۂ امتیاز تھا۔ مفتی ولی حسن صاحب کے بعد مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مولانا تاج محمودؒ میں یوں تو بہت خصوصیات تھیں لیکن وہ عقیدۂ ختم نبوت کے بہادر اور بے باک سپاہی تھے۔ مولانا مرحوم نے جو سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھی تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ نے جو تکلیفیں مقصد ختم نبوت کے تحفظ کی راہ میں اٹھائی۔ انہی میں مولانا تاج محمود بھی تھے انہوں نے فرمایا کہ جب تک دشمن کی سازشوں سے آگاہ نہ ہوں، پوری طرح مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ مولانا مرحوم کی خاص خصوصیت یہ تھی وہ دشمن کے راز ان تک پہنچ جاتے تھے۔ اور وہ حکومت کے علم میں لاتے تھے۔

مولانا لدھیانوی نے فرمایا۔ کہ قیام پاکستان کے بعد بھی علماء کرام کے ساتھ وہی سلوک روا رکھا گیا۔ جو انگریز کے دور میں تھا۔ قادیانیوں کو تحفظ دیا گیا۔ لیکن علماء قادیانیوں کو کافر تک نہیں کہہ سکتے تھے۔ ۱۹۷۴ء کے بعد مولانا تاج محمودؒ اور ان اکابر کی جد وجہد کا نتیجہ ہے کہ آج قادیانی ملک میں شرعی اور آئینی طور پر کافر ہیں۔ آخر میں جامعہ کے مہتمم مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولانا سید انور شاہؒ کا فرمان ہے۔ جس شخص نے بھی ختم نبوت کے لئے کام کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شفاعت فرما دیں گے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ مبارک ہے۔ وہ لوگ جو اس محاذ پر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قیام پاکستان کے بعد ختم نبوت کا مسئلہ ملک کا اہم مسئلہ رہا ۱۹۷۴ء سے پہلے علماء کرام پر پابندیاں تھیں کہ وہ قادیانیت کے خلاف بیان نہ کریں۔ لیکن اب الحمد للہ ان اکابر کی جد وجہد سے اب وہ پابندیاں ختم ہو گئیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مولانا تاج محمودؒ کو ہمیشہ ختم نبوت کے محاذ کو مضبوط کرنے کا فکر دامنگیر ہوتا تھا۔ ان کی خواہش تھی کہ کام بڑے پیمانہ پر ہو۔ اگرچہ آج مولانا ہم میں نہیں لیکن انشاء اللہ فتنۂ قادیانیت کے سدباب کے لئے ان کے مشن کو آگے بڑھایا جائے گا۔

مفتی احمد الرحمٰن نے مولانا تاج محمودؒ اور مولانا سید نور الحسن شاہ بخاریؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کی۔ اور ان کی دعاء سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مولانا تاج محمود کے انتقال پر

روزنامہ ”جنگ“ اور ”نوائے وقت“ کے اداریے

جنگ

پاکستان کے ایک ممتاز عالم دین اور صحافی مولانا تاج محمود طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مولانا مرحوم کا تعلق سرحد کے ضلع ہزارہ سے تھا۔ لیکن آپ نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ فیصل آباد میں گزارا۔ جہاں ہفت روزہ لولاک کے ایڈیٹر کی حیثیت سے آپ نے صحافت و سیاست کا ایک اعلیٰ معیار پیش کیا اور ایک سچے عاشق رسول کی حیثیت سے آپ نے تحریک ختم نبوت کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی تمام علمی و عملی صلاحیتیں وقف کر دیں ان کی رحلت سے پاکستان کی مذہبی اور صحافتی زندگی میں جو خلا پیدا ہوا ہے۔ وہ مدتوں پورا نہیں ہو سکے گا۔ اور اہل وطن ایک طویل عرصہ تک ان کی خدمات کو یاد رکھیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

باقی صـ ۱۲ پر

مولانا تاج محمودؒ کی وفات پر ـــــ تعزیتی پیغامات

مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر ملک بھر سے تعزیتی پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق وفاقی وزراء، علماء کرام، سیاستدان، کے علاوہ مختلف تنظیموں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ہم ذیل میں ان تعزیتی پیغامات کو شائع کر رہے ہیں۔ ادارہ

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے ممتاز عالم دین مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر جو آج فیصل آباد میں انتقال کر گئے۔ گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ مرحوم کے اہلیہ کے نام ایک پیغام میں صدر نے کہا کہ مولانا تاج محمود ایک نامور عالم دین تھے۔ جنہوں نے زندگی بھر دین کی تبلیغ کی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے لئے مولانا کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مجلس شوریٰ کے چیئرمین خواجہ صفدر، وفاقی وزراء، راجہ محمد ظفر الحق، الٰہی بخش سومرو اور غلام دستگیر خان نے بھی مولانا تاج محمود کی وفات پر تعزیت کی ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن، ناظم نشریات مولانا محمد یوسف لدھیانوی، کراچی جماعت کے امیر جناب الحاج لال حسین۔ ناظم اعلیٰ عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے آج اپنے ایک مشترکہ بیان میں ممتاز عالم دین اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بزرگ رہنما مولانا تاج محمود کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا تاج محمودؒ نے اپنی تمام زندگی اسلامی شعائر اور خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صرف کر دی تھی انہوں نے مولانا مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم نے اپنے قلم اور زبان سے عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں جو خدمات انجام دی ہیں۔ وہ رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے گی۔ اس کے علاوہ انہوں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح کی قیادت میں انگریز کے اور قادیانیت کے خلاف بھرپور جدوجہد کی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کی ابتدا بھی فیصل آباد سے انہوں نے کرائی۔

۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو جب نہتے طلباء پر ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں کے حملے کی اطلاع مولانا مرحوم تک پہنچی تو وہ بے تاب ہو گئے۔ اور خود حالات کا جائزہ لینے اور ابتدائی طبی امداد کے لئے فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی وفات سے نہ صرف ان کے اہل و عیال یتیم ہو گئے۔ بلکہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی جماعت میں بھی زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

دریں اثناء مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے اعلامیہ کے مطابق آج بعد از نماز عصر دفتر ختم نبوت میں حاجی لال حسین کی زیر صدارت مجلس کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ اجلاس نے مولانا تاج محمود کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

آج مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم مجاہد اور پاکستان کے مایۂ ناز عالم دین فاتح ربوہ حضرت مولانا تاج محمود صاحب کی اچانک وفات کی خبر سن کر جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ کراچی کے سرپرست حاجی نور محمد، امیر مولانا غلام رسول صاحب ناظم اعلیٰ مولانا نور الٰہی، مولانا سیف الرحمٰن۔ مولانا عزیز الرحمٰن، قاری عبد الرشید رحمانی، مولانا عبد المتین صاحب، قاری محمود الحسن، اور قاری عبد العزیز، مولانا عبد الجبار بغدادی، مولانا عبد الغفور صاحب مولانا عبد الحی صاحب، قاری عبد الحی کے علاوہ کثیر تعداد میں اراکین کو سخت صدمہ پہنچا۔ انہوں نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا تاج محمود صاحب کی ساری زندگی

تحفظ ختم نبوت کے لئے قربانی وایثار سے مزین ہے۔ انہوں نے جو نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔ قوم ان کو کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ آج ہمارے لئے مرحوم کو محبت وعقیدت کے نذرانے پیش کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم سب مرحوم کی حیات کو اپنے لئے مقصد حیات سمجھتے ہوئے ختم نبوت کے علم کو بلند رکھیں۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اہل خانہ اور جماعت کے رہنماؤں کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے آمین

کالعدم جمعیت العلماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر مولانا عبد الحق، جنرل سیکرٹری عبد الحنان، محمد عثمان انوری، مولانا تاج الدین تبسم، حکیم دین محمد، مولانا دوست محمد مدنی، اسلم شیخ کراچی کے سرپرست مولانا فدا الرحمٰن۔ امیر حسن المآب شاہ، حضرت ولی، امیر معاویہ القاسمی، مولانا غلام مصطفیٰ، قاری نور محمد۔ حلقہ گلشن کے مولانا الٰہی بخش، قاری جمشید اقبال مولانا عبد الکریم، مولانا غلام سرور، مولانا مظفر الدین، مولانا عبد القادر جمعیت العلماء آزاد جموں کشمیر صوبہ سندھ کے صدر مولانا محمد یوسف۔ جنرل سیکرٹری مولانا محمد طیب کشمیری، مولانا قاضی محمد اسلم صاحب، مولانا ظفر احمد عباسی، مولانا عبد الغالب، مولانا ضیاء اللہ شاہ، مولانا محمد فاضل، مولانا محمد سعید، مولانا عبد القادر مولانا عبد الحفیظ انور، مولانا عبد الرحمٰن، مولانا محمد یونس، مولانا بشیر احمد کشمیری، مولانا محمد ممتاز، مولانا خالد محمود عثمانی، مولانا عبد الشکور نقشبندی، قاضی محمد سلیمان، ایم ایم قاسم ایڈووکیٹ جمعیت العلماء اسلام درخواستی گروپ سندھ کے ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد عبد اللہ امیرپوری، خازن قاری نواب الحسن، مولانا ارشد محمود، بزم شیخ القرآن کے صدر مولانا محمد یوسف علی فاروقی مولانا حسین احمد، مولانا فیض اللہ، مولانا عطاء اللہ، مولانا عبد السبوح مولانا مختار اللہ، مولانا حکیم صاحب، مولانا قاری عبد الرشید رحمانی مولانا عبد المتین نعمانی، مولانا سید عزیز الرحمٰن شاہ، قاری عبد العزیز مولانا عبد الجبار، مولانا عبد الغفور، مولانا عبد الحی، جمعیت عزم محمود کے مرکزی صدر، سندھ کے عبد الحفیظ اعوان اور ناظم امیر حمزہ صفدر، پنجاب کے صدر قاری عظیم بخش، قاری امداد اللہ، شبیر احمد عثمانی اور سیکرٹری اطلاعات منیر احمد اعوان نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں مولانا تاج محمود کے اچانک انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی دشمنان ختم نبوت کے خلاف، ملک میں نظام شریعت کے نفاذ، ملک وملت کی خدمت اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ آج کے دور میں ان کی دینی و علمی خدمات شدت سے محسوس کی جا رہی تھیں۔ مگر خدائے بزرگ و برتر کی حکمت سب پر غالب ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

تحریک اسلامی پاکستان کے راہنماؤں چوہدری رحمت الٰہی قاضی حسین احمد، چوہدری محمد اسلم سلیمی، مولانا فتح محمد، چوہدری غلام جیلانی، چوہدری محمود احمد اور جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا گلزار احمد مظاہری اور جمعیت اتحاد العلماء پنجاب کے صدر مولانا عبد المالک نے تعزیتی بیانات میں کہا ہے۔ کہ مولانا تاج محمود نے پوری زندگی پاکستان اور اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دی تھی۔ مولانا سچے عاشق رسول تھے: اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ان کی زندگی کا مشن تھا۔ مرحوم نے منکرین ختم نبوت کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور آخری لمحات تک وہ اسی جدوجہد میں مصروف تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی نیکیوں کو قبول فرمائے۔ اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

امیر جماعت غرباء اہل حدیث مولانا عبد الرحمٰن سلفی نے مولانا تاج محمود کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے کہ مولانا کی وفات سے صرف مجلس تحفظ ختم نبوت کو ہی نہیں بلکہ تمام علماء اور حاملین عقیدہ ختم نبوت کو افسوس ہوا ہے۔ مولانا مرحوم کی ختم نبوت کے سلسلہ میں خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔

سواد اعظم اہل سنت پاکستان کراچی ضلع غربی کے ناظم قاری عبد الصبور ہاشمی اور ناظم نشر و اشاعت مولانا عبد الحلیم طاہر نے مولانا تاج محمود کی رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہ مولانا کی رحلت اس پر فتن دور میں عظیم سانحہ

اور علمی حلقوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مولانا نے پوری پوری زندگی عقیدۂ ختم نبوت اور ادیان باطلہ کی سرکوبی کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ انہوں نے مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کی۔

کورنگی مارکیٹ نمبر ۲ کی مسجد کے خطیب مولانا میرٹھی نے ایک تعزیتی پیغام میں کہا ہے۔ کہ تحریک تحفظ ختم نبوت کے سپاہی مولانا تاج محمود کی وفات سے عالم اسلام کا ایک روشن ستارہ غروب ہو چکا ہے۔ مرحوم حق و صداقت اور اتباع سنت کے عظیم پیکر تھے۔

مدرسہ تحفیظ القرآن بجلی نگر اورنگی ٹاؤن میں مولانا تاج محمود کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ اور تعزیتی اجتماع ہوا۔ قاری عبد الحفیظ ہزاروی نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مولانا تاج محمود رح کی رحلت نہایت ہی افسوس ناک ہے مولانا کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اجتماع سے جناب محمد عارف، ظفر محمود، مولوی عبد الرشید نے خطاب کرتے ہوئے مولانا تاج محمود کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

مدرسہ حقانیہ تعلیم القرآن فرنٹیر کالونی نمبر ۳ میں مدرسین طلباء اور سواد اعظم اہل سنت کے کارکنوں کا ایک تعزیتی اجتماع زیر صدارت مولانا حفیظ الرحمٰن منعقد ہوا۔ جس میں ممتاز عالم دین اور ہفت روزہ لولاک کے مدیر مولانا تاج محمود کی رحلت پر گہرے رنج و غم اظہار کیا گیا۔ اور ان کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ بعدازاں قرآن خوانی، دعائے مغفرت کی گئی۔ اجتماع میں قاری محمد دین ، قاری عبد الصبور قاری عبد الحنان میواتی ، قاری محمد طاہر ، قاری عبد الجلیل اور حافظ عبد الرحمٰن نے بھی شرکت کی

مدرسہ عربیہ دار العلوم حنفیہ میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا تاج محمود اور سید نور الحسن شاہ بخاری کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور ایصال ثواب کے لئے تلاوت قرآن پاک کا اہتمام کیا گیا تعزیتی جلسہ سے مولانا فیض اللہ اور مولانا محمد انور فاروقی نے خطاب کیا۔ اور مولانا کی مذہبی و ملی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور دعائے مغفرت کی کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

جسٹس مولانا تقی عثمانی نے ٹیلیفون پر جناب عبد الرحمٰن یعقوب باوا سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ برسوں تک مولانا کی کمی محسوس کی جاتی رہے گی۔

کالعدم جمعیت العلماء پاکستان کے رہنما جناب صوفی ایاز خان نیازی نے ٹیلیفون پر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ باوا صاحب سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ مرحوم نہایت بلند پایہ کردار کے مالک تھے۔ اور ایک سچے عاشق رسول اور عقیدہ ختم نبوت کے مجاہد تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

بقیہ:- اداریے (جنگ، نوائے وقت)

نوائے وقت:

ممتاز عالم دین ہفت روزہ لولاک کے مدیر اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے معروف رہنما مولانا تاج محمود ۶۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے وہ تین چار سال سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ لیکن دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا تاج محمود نے اپنی زندگی تحریک ختم نبوت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اور اس سلسلے میں ہر سال چنیوٹ میں جو کانفرنس ہوتی ہے۔ اس کے روح رواں وہی تھے۔ ۱۹۵۳ اور ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریکوں میں انہوں نے نہ صرف بہت سرگرم حصہ لیا بلکہ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ قومی اسمبلی میں اس سلسلے میں بحث و غور کا جو اہتمام ہوا تھا۔ اس میں بھی ان کا حصہ و کردار بہت نمایاں تھا۔ ان کا تعلق اگرچہ دیوبندی مکتب فکر سے تھا۔ لیکن تمام دوسرے مکاتب فکر میں انہیں پوری عزت و تکریم حاصل تھی۔ وہ دینی رہنما اور خطیب تو تھے ہی۔ فیصل آباد میں معاشرتی اصلاح کے محاذ پر بھی ایک سرگرم و فعال شخصیت تھے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمات قبول فرمائے۔ اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے ساتھیوں اور قدر دانوں کو ان کے شروع کئے ہوئے کام کا سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قسط ٦

محبتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی ۔ مانچسٹر انگلینڈ

٥۔ ایک مقام پر آپ پنڈت دیانند سرسوتی کے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

..... یہاں تک کہ ہمارے نزدیک بعد خدا۔ سب میں افضل و برتر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نہ کوئی آدمی ان کے برابر، نہ کوئی فرشتہ۔ نہ عرش۔ نہ کرسی ان کے ہمسر نہ کعبہ ان کا ہم پلہ (قبلہ نما صفحہ)

٦۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مدح و تعریف اور منقبت و توصیف نظم و نثر میں بیان کی ہے ان سب کو نقل کرنا تو کارے دارد۔ مگر مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند اشعار ملاحظہ فرمائیں یہ قصیدہ ایک سو اکیاون (١٥١) اشعار پر مشتمل ہے۔

زفخر کون و مکاں از بد و زمین و آسماں — امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار
خدا تیرا تو خدا کا حبیب اور محبوب — خدا ہے آپ کا عاشق تم اس کے عاشق زار
تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی — تو نور شمس اگر اور انبیاء ہیں شمس نہار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں — ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے — کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا — اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ — کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں — مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار
اڑا کے باد مری مشت خاک کو پس مرگ — کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار
و لے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا — کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار
غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن — خدا کی اور تری الفت سے میرا سینہ فگار

لگے وہ تیر غم عشق کا مرے دل میں
ہزار پارہ ہو دل خون دل میں ہوں مرشار

آپ اپنے منظوم شجرہ طریقت میں عجیب والہانہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(چند اشعار نقل کرتے ہیں۔)

بحق آں کہ او جانِ جہاں است — فدائے روضہ اش جنت آسماں است
پسندیدی ز جملہ عالم آں را — بما گفتہ اشتی باقی جہاں را
بہ لعت جنام او کزدری — دو عالم را بکام او نزدی
بآں کو رحمۃ للعالمین است — چو درگاہت شفیع المذنبین است
بحق سرور عالم محمد — بحق برتر عالم محمد
بذات پاک خوبان اصل مرتاست — از قائم طیبہ بیاو پستی است

درونم را بعشق خویشتن سوز
بہ تیر درد خود جان و دلم دوز

٧۔ حاشیہ بخاری شریف جس کے پچیس ٢٥ پارے حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری اور آخر کے پانچ پارے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے قلم سے ہیں یہ حاشیہ بخاری شریف برصغیر پاک و ہند میں مقبول و معروف ترین اور مستند و مدلل ہے۔ آج تک بخاری جہاں جہاں چھپی ہے سب اسی حاشیہ کے ساتھ چھپی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی خدمت سے بڑھ کر اور کونسی دولت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ خدمت بھی لے لی۔ اس کے ساتھ ساتھ جب آنحضرت صلی اللہ کے خاتم النبیین کی بحث آئی اور فرق باطلہ نے اس کی تاویلات و تحریفات کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو آپ نے مسئلہ ختم نبوت پر تحذیر الناس تحریر فرمائی جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کو ہر طرح سے ختم فرما ثابت فرما کر جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ وہیں فرق باطلہ کے لئے بھی کوئی جگہ نہ چھوڑی۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے خوب کہا ہے ؎

لٹ بیٹھا کی عزت کو لگائے چار چاند — حکمت یعنی کی قیمت کو کیا تو نے دو چند
زلم برد ار حق ہے حق نگہباں ہے تیرا — خیل باطل سے پہنچ سکتا نہیں تجھ کو گزند

حضرت نانوتویؒ کو پیر کرم شاہ کا خراج عقیدت

جناب پیر کرم شاہ صاحب بھیرہ شریف

و مدیر اعلیٰ ضیائے حرم نے حضرت نانوتویؒ کی مایہ ناز کتاب تحذیر الناس کے بارے میں جو رائے دی ہے وہ نور بصیرت کا کام دے سکتی ہے۔ آپ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں (حضرت قاسم العلوم (حضرت نانوتوی) کی تصنیف مسمّٰی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا" ایک اور مقام پر لکھتے ہیں۔

"یہ ہے فرقہ کشان سامان مصطفویؐ جو ان کے لئے بے قرار دلوں اور بے تاب نگاہوں کی دار فتگیوں میں اضافہ کا ہزار سامان اس (تحذیر الناس) میں موجود ہے۔" (دار العلوم دیوبند نمبر بحوالہ ڈھول کی آواز ص۱۲ تا ص۱۳)

۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بکثرت پڑھتے رہنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں "کہ درود شریف کی جتنی کثرت ہو سکے اتنی بہتر ہے"۔ (مکتوبات اکابر ص۱۵۹)

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور بارگاہ رسالتؐ

امام ربانی قطب زمانی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ کے مرید و خلیفہ مجاز تھے۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے سرپرست، اور اپنے وقت کے قطب الارشاد بھی تھے۔ آپ نے علم کے تمام شعبوں میں (خواہ اس کا تعلق تفسیر سے ہو یا حدیث سے، فقہ سے ہو یا فتویٰ سے۔ غرضیکہ شریعت و طریقت دونوں طرح) بے پایاں خدمات انجام دیکر امت مسلمہ کے کئی مسائل کا حل فرمایا۔ آپؒ نے حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ سے تھانہ بھون میں بیعت فرمائی اور چالیس دن میں خلعت خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے تحریر فرمایا کہ:

"میاں مولوی رشید احمد! جو نعمت حق تعالیٰ نے مجھے دی تھی وہ آپ کو دے دی آئندہ اس کو بڑھانا آپ کا کام ہے۔"

ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

"از فقیر امداد اللہ عفی عنہ، بخدمت فیض درجت منبع علوم شریعت و طریقت عزیزم مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مکروہات دارین سے محفوظ رکھ کر قرب مراتب و درجات عالیہ عطا فرماوے اور آپ کی ذات بابرکات کو ذریعہ ہدایت خلق فرماوے۔ آمین۔"

ایک اور خط میں تحریر فرمایا۔

"ایک ضروری اطلاع یہ ہے کہ فقیر آپ کی محبت کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ اور الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی محبت کو میرے دل میں ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ کوئی شئے اس کو ہلا نہیں سکتی اور جو کوئی فقیر کو دوست رکھتا ہے وہ ضرور آپ سے محبت رکھتا ہے"۔ (از مکہ معظمہ حارۃ الباب ۳۰ رجب ۱۳۰۱ھ)

کچھ چند مفتریوں اور فتنہ پرداز لوگوں نے حضرت حاجی صاحبؒ کی خدمت میں خطوط لکھے کہ حضرت گنگوہیؒ ایسے ہیں ویسے ہیں، گستاخ ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یوں کہتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) تو حضرت حاجی صاحبؒ نے ان خطوط کے جوابات ایک اشتہار کی شکل میں طبع کرا کر تقسیم فرمانے کا حکم فرمایا۔ آپ نے لکھا کہ:

"فقیر کی طرف سے مشتہر کرا دو کہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی فاضل حقانی ہیں۔ سلف صالحین کا نمونہ ہیں۔ جامع بین الشریعۃ والطریقۃ ہیں۔ شب و روز خدا اور اس کے رسولؐ کی رضامندی میں مشغول رہتے ہیں۔ حدیث شریف پڑھانے کا شغل رکھتے ہیں مولانا مولوی محمد اسحاق صاحبؒ (محدث دہلویؒ) کے بعد میں اس قسم کا فیض علم دین کا مولوی صاحبؒ سے جاری ہوا ہے ہندوستان میں مولوی صاحب ایک فرد واحد ہیں، مسائل مشکلہ کی عقدہ کشائی مولوی صاحب سے ہوتی ہے۔ ہر سال پچاس آدمی کے قریب علم حدیث پڑھ کر مولوی صاحب سے سند لیتے ہیں۔ اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہیں۔ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق خداوندی میں مستغرق ہیں۔ حق گو ہیں، لایخافون لومۃ لائم کے مصداق ہیں۔ خدا کے اوپر پورے طور سے توکل رکھتے ہیں، بدعات سے پورے طور پر مجتنب ہیں۔ اشاعت سنت ان کا پیشہ ہے۔ بدعقیدوں کو خوش عقیدہ بنانا ان کا حرفہ ہے۔ ان کی صحبت اہل اسلام کے واسطے کیمیا اور اکسیر اعظم ہے۔ ان کے پاس بیٹھنے سے اللہ یاد آتا ہے، یہی اللہ والوں کی علامت ہے..... فقیر نے جو کچھ ان کی ثنا میں ضیاء القلوب (مصنف حضرت حاجی صاحبؒ) میں تحریر کیا ہے۔ وہ حق ہے۔ جو کچھ ضیاء القلوب میں آپ کی نسبت تحریر ہے وہ اس سے نہیں لکھا گیا جیسا انکار ہوا ہے۔ ویسا ہی ظاہر کر دیا گیا ہے (اور وہ یہ ہے: (ترجمہ) جو شخص فقیر سے محبت، عقیدت و ارادت رکھے مولوی رشید احمد صاحبؒ و مولوی محمد قاسم سلمہ کو کہ تمام کمالات ظاہری و

باقی ان میں موجود ہیں، مجھ راقم کی جگہ سمجھے بلکہ مجھ سے بھی مافوق فی الدرجہ جانے اگر چہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہو گیا ہے کہ میں ان کی جگہ اور وہ میری جگہ ہو گئے۔ (یعنی چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ میرے شیخ ہوتے مگر میں ان کا شیخ بن گیا ہوں) ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے ... فقیر ان کو اپنے واسطے ذریعہ نجات کا سمجھتا ہے۔ اور میں صاف کہتا ہوں کہ جو شخص مولوی صاحب کو برا کہتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے۔ میرے دو بازو ہیں۔ ایک مولوی محمد قاسم مرحوم اور دوسرا مولوی رشید احمد صاحب، ایک جو باقی ہے۔ اس کو بھی نظر لگاتے ہیں۔ میرا اور مولوی صاحب کا ایک عقیدہ ہے ... میں چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب کی نسبت مجھے کوئی کلمہ بے ادبی کا نہ سناوے۔ اور نہ تحریر کرے۔ مجھ کو ان امور سے سخت ایذا ہوتی ہے۔ عجیب بات ہے کہ میرے لخت جگر کو ایذا پہنچائیں اور اپنے آپ کو میرا دوست سمجھیں ہرگز نہیں۔ مولوی صاحب پکے حنفی المذہب۔ صوفی المشرب۔ باخدا ولی کامل ہیں ان کی زیارت کو غنیمت سمجھیں۔"

(دستخط امداد اللہ از مکہ معظمہ ۲۵، ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ)

حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ العزیز نے حضرت گنگوہیؒ کی بابت جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ چشم بینا کے لئے درس عبرت ہے اگر آپ کے دیگر واقعات و حالات منصۂ شہود پر نہ بھی آئے تو نہ صرف یہ ہی ایک مبارک تحریر حضرت گنگوہیؒ کے علم و عمل، فضل و کمال کی شاہد تھی۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حجرہ مطہرۂ نبویہ کے غلاف سے محبت

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے یہاں تبرکات میں حجرہ مطہرہ نبویہ کے غلاف کا ایک سبز ٹکڑا بھی تھا، بروز جمعہ کبھی کبھی حاضرین و خدام کو جب ان تبرکات کی زیارت خود کرایا کرتے تھے تو صندوقچہ خود اپنے دست مبارک سے کھولتے اور غلاف کو نکال کر اول اپنی آنکھوں پر لگاتے اور منہ سے چومتے تھے پھر اوروں کی آنکھ سے لگاتے۔ اور ان کے سروں پر رکھتے۔

مدینہ منورہ کے کھجوروں سے عقیدت

جب کبھی مدینہ منورہ کی کھجوریں آتیں تو نہایت عظمت و حفاظت سے رکھی جاتیں اور اوقات مبارکہ متعددہ میں خود بھی استعمال فرماتے اور حضار بارگاہ مخلصین کو بھی نہایت تعظیم و ادب سے اس طرح تقسیم فرماتے کہ گویا نعمت غیر مترقبہ اور اثمار جنت ہاتھ آ گئے ہیں۔ حالانکہ بصرہ اور سندھ کی کھجوریں ہمیشہ آتی رہتی تھیں مگر ان کی وقعت ان سے زیادہ ہرگز نہ تھی۔

کھجوروں کی گٹھلیوں کا ادب

مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی کھجوروں کی گٹھلیاں نہایت حفاظت سے رکھتے لوگوں کو پھینکنے نہ دیتے اور نہ خود پھینکتے تھے ان کو کٹوا کر نوش فرماتے اور مثل چھالیوں کے کتروا کر لوگوں کو استعمال کرنے کی ہدایت فرماتے تھے (تاکہ یہ مبارک شہر سے آئی ہوئی گٹھلیوں سے بھی نورانیت حاصل کی جائے نہ کہ ان کو باہر پھینک کر بے ادب بنا جائے اس لئے کہ ادب سے ہی انسان ترقی حاصل کرتا ہے۔ ؎

از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از فضل رب

روضہ اطہر کی خاک کا سرمہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ فرماتے ہیں کہ احقر ماہ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ میں بہمراہی بھائی محمد صدیق صاحبؒ حاضر خدمت ہوا تھا تو بھائی صاحب سے پہلے ہی حاضری میں حضرت اقدسؒ نے دریافت فرمایا کہ حجرہ شریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خاک بھی لائے ہو یا نہیں؟ چونکہ وہ (خاک) احقر کے پاس موجود تھی اس لئے باادب ارشادہ پیش خدمت کیا تو نہایت وقعت و عظمت سے قبول فرما کر سرمہ میں ڈلوایا۔ اور روزانہ بعد نماز عشاء آرام فرماتے وقت اس سرمہ کو آنکھوں میں لگاتے۔ (جس میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک تھی) اور آخر عمر تک استعمال فرماتے تھے (الشہاب الثاقب صفحہ ۲۲)

(جاری ہے)

خصائل نبوی ﷺ

تو اس میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر چیز عطا فرما) اور جب کسی کو حق تعالیٰ دودھ عطا فرمائے تو یہ دعا پڑھنا چاہیئے۔ اللھم بارک لنا وزدنا منہ (اے اللہ اس میں برکت عطا فرما اور زیادتی نصیب فرما) ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ حضورؐ نے ہر چیز کے بعد اس سے بہتر کی دعا اور دودھ کے بعد اس میں زیادتی کی دعا اس لئے تعلیم فرمائی۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دودھ کے علاوہ اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے۔ جو کھانے اور پانی دونوں کا کام دیتی ہو۔

تحریر: مفتی محمد شفیع صاحب

قسط ۲

قادیانی فتنہ اور

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کی مساعی جمیلہ

تردید مرزائیت میں تصانیف کا سلسلہ

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہم چند خدام جلسہ قادیان میں حضرت ممدوح کے ساتھ حاضر تھے۔ صبح کی نماز کے بعد حضرت شاہصاحب قدس سرہ نے اپنے مخصوص تلامذہ حاضرین کو خطاب کرکے فرمایا کہ الحاد کے فتنوں نے گھیر لیا۔ اور قادیانی دجال کا فتنہ ان سب میں زیادہ شدت اختیار کرتا جاتا ہے اب ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اپنی عمر د توانائی کا بڑا حصہ اور درس حدیث کا اہم موضوع حنفیت و شافعیت کو بنائے رکھا۔ ملحدین زمانہ کے وساوس کیطرف توجہ نہ دی حالانکہ ان کا فتنہ مسئلہ حنفیت و شافعیت سے کہیں زیادہ اہم تھا۔ اب قادیانی فتنہ کی شدت نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا تو میں نے اس کے متعلق مسائل کا کچھ مواد جمع کیا ہے۔ اگر اس کو میں خود تصنیف کی صورت میں مدون کروں تو میرا طرز ایک خالص علمی اصطلاحی رنگ کا ہے۔ اور زمانہ قحط الرجال کا ہے۔ اس قسم کی تحریر کو نہ صرف یہ کہ پسند نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا فائدہ بھی بہت محدود رہ جاتا ہے۔ میں نے مسئلہ قراءۃ خلف الامام پر ایک جامع رسالہ "فصل الخطاب" بزبان عربی تحریر کیا اہل علم اور طلباء میں عموماً مفت تقسیم کیا۔ لیکن اکثر لوگوں کو یہی شکایت کرتے سنا۔ کہ پوری طرح سمجھ میں نہیں آتا اس لئے اگر آپ لوگ کچھ ہمت کریں۔ تو مواد آپ کو دے دوں۔ اس وقت حاضرین میں تین چار آدمی تھے۔ احقر ناکارہ اور حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب رحمہ اللہ ناظم شعبہ تعلیم و تبلیغ دار العلوم دیوبند اور حضرت مولانا بدر عالم صاحب سابق مدرس دار العلوم دیوبند جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سورت و دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سندھ و حال مہاجر مدینہ طیبہ اور اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب سابق مدرس دار العلوم دیوبند و شیخ الجامعہ بہاولپور و حال شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور ادام اللہ فیوضہم۔ ہم چاروں نے عرض کیا۔ کہ جو حکم ہو۔ ہم امتثال امر کو سعادت کبریٰ سمجھتے ہیں۔ اسی وقت فرمایا کہ اس فتنہ کے استیصال کے لئے۔ علمی طور پر تین کام کرنے ہیں۔ اول مسئلہ ختم نبوت پر ایک محققانہ مکمل تصنیف جس میں مرزائیوں کے شبہات و اوہام کا ازالہ بھی ہو۔ دوسرے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کی مکمل تحقیق قرآن و حدیث اور آثار سلف سے مع ازالہ شبہات ملحدین۔ تیسرے خود مرزا، کی زندگی، اس کے گرے ہوئے اخلاق اور متعارض متناقض اقوال، اور انبیاء و اولیاء اور علماء کی شان میں اس کی گستاخیاں اور گندی گالیاں اس کا دعویٰ نبوت و وحی اور متضاد قسم کے دعوے، ان سب چیزوں کو نہایت احتیاط کے ساتھ اس کی کتابوں سے مع حوالہ جمع کرنا۔ جس سے مسلمانوں کو اس فرقہ کی حقیقت معلوم ہو۔ اور اصل یہ ہے۔ کہ اس فتنہ کی مدافعت کے لئے یہی چیز اہم اور کافی ہے۔ مگر چونکہ مرزائیوں نے مسلمانوں کو فریب میں ڈالنے کے لئے خواہ مخواہ کچھ علمی مسائل میں عوام کو الجھا دیا ہے۔ اس لئے ان سے اغماض

نہیں کیا جا سکتا۔ پھر فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق تو صاحب احقر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ ایک جامع رسالہ عربی زبان میں لکھ چکے ہیں۔ اور اردو میں لکھ رہے ہیں۔ اور آخر الذکر معاملہ کے متعلق مواد فراہم کر کے مدون کرنے کا سبب ہے۔ بہتر کام حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کر سکیں گے۔ اس معاملہ میں ان کی معلومات بھی کافی ہیں۔ اور مرزائی کتابوں کا پورا ذخیرہ بھی ان کے پاس ہے۔ وہ اس کام کو اپنے ذمے لے کر جلد سے جلد پورا کریں۔ اب مسئلہ رفع و حیات عیسیٰ علیہ السلام رہ جاتا ہے۔ اس کے متعلق میرے پاس کافی مواد ہے۔ آپ تینوں صاحب دیوبند پہنچ کر مجھ سے لے لیں۔ اور اپنے اپنے طرز پر لکھیں۔

یہ مجلس ختم ہوگئی مگر حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کے قلبی تاثرات اپنا ایک گہرا نقش ہمارے دلوں پر چھوڑ گئے۔ دیوبند واپس آتے ہی ہم تینوں حضرت شاہصاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ حیات عیسیٰؑ سے متعلق مواد حاصل کیا۔ حضرت مولانا بدر عالم صاحب دامت برکاتہم نے آیت انی متوفیک ورافعک الیّ کی تفسیر سے متعلقہ مواد لے کر اس ایک مستقل رسالہ اردو میں بنام "الجواب الفصیح لمنکر حیات المسیح" تحریر فرمایا۔ جو علمی رنگ میں لاجواب سمجھا گیا۔ اور حضرت شاہصاحب قدس سرہٗ نے پسند فرما کر اس پر تقریظ فرمائی۔ یہ رسالہ ۱۳۴۱ھ میں شعبہ تبلیغ دار العلوم سے شائع ہوا۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب دامت فیوضہم نے اپنے مخصوص انداز میں اسی مسئلہ پر اردو زبان میں ایک جامع اور محققانہ رسالہ بنام "کلمۃ اللہ فی حیاۃ روح اللہ" تصنیف فرما کر حضرت شاہصاحب قدس سرہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ممدوح نے بیحد پسند فرما کر تقریظ تحریر فرمائی۔ اور ۱۳۴۲ھ میں دار العلوم دیوبند سے شائع ہو کر مقبول و مفید خلائق ہوا۔

احقر ناکارہ کے متعلق یہ خدمت کی گئی کہ جتنی مستند و معتبر روایات حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات یا نزول فی آخر الزمان کے متعلق وارد ہوئی ہیں

ان سب کو ایک رسالہ میں جمع کر دے۔ احقر نے تعمیل حکم کے لئے رسالہ "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" بزبان عربی لکھا۔ اور حضرت ممدوح کی بیحد پسندیدگی کے بعد اسی سال شائع ہوا۔

اس کے بعد حسب ارشاد ممدوح مسئلہ ختم نبوت پر ایک مستقل کتاب اردو زبان میں تین حصوں میں لکھی۔ پہلا حصہ "ختم النبوۃ فی القرآن" جس میں ایک سو آیات قرآن سے اس مسئلہ کا مکمل ثبوت اور ملحدوں کے شبہات کا جواب لکھا گیا ہے۔ دوسرا "ختم النبوت فی الحدیث" جس میں دو سو دس احادیث معتبرہ سے اس مضمون کا ثبوت اور منکرین کا جواب پیش کیا گیا ہے۔ تیسرا "ختم النبوۃ فی الآثار" جس میں سینکڑوں اقوال صحابہ اور تابعین اور ائمہ دین اس کے ثبوت اور منکرین اور ان کی تاویلات باطلہ پر رد کے متعلق نہایت صاف و صریح نقل کئے گئے ہیں۔ یہ تینوں رسالے پہلی مرتبہ ۱۳۴۲ھ سے ۱۳۴۴ھ تک شائع ہوئے۔ اس کے ساتھ رسالہ دعاوی مرزا اور مسیح موعود کی پہچان (اردو) زبان میں احقر نے لکھ کر پیش کئے۔ ان رسائل کا جو کچھ نفع مسلمانوں کی اصلاح و ہدایت اور ملحدین و منکرین پر اتمام حجت کے سلسلہ میں ہوا یا ہوگا۔ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ مجھے تو اپنی محنت کا نقد صلہ حضرت شاہصاحب قدس سرہٗ کی مسرت و خوشنودی اور بیشمار دعاؤں سے اسی وقت مل گیا۔ اور جوں جوں ان رسائل کی اشاعت سے مسلمانوں کی ہدایت بلکہ بہت سے قادیانی خاندانوں کی توبہ و رجوع الی الاسلام کے متعلق حضرت کو معلوم ہوئے۔ اسی طرح اظہار مسرت اور دعاؤں کے انعامات ملتے رہے۔

مخدومنا حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب رحمہ اللہ علیہ جو عمر اور طبقہ کے اعتبار سے حضرت شاہصاحب قدس اللہ سرہٗ سے مقدم تھے۔ لیکن حضرت شاہصاحب رح کے تبحر العلوم علم کے بیحد معتقد اور آپ کے ساتھ معاملہ بزرگوں کا سا کرتے تھے۔ جو خدمت اس سلسلے میں ان کے سپرد فرمائی تھی۔ اس کو آپ نے بڑی سعی بلیغ کے ساتھ انجام دیا

باقی صفحہ ۲۳ پر

کسی نبی کی اشارۃً بھی تحقیر کرنا موجب غضب الٰہی ہے۔

مولانا تاج محمد، قاسم العلوم فقیر والی

وہ تمام امورِ دین جن کا تعلق دین رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور یقینی طور پر معلوم ہو۔ اور ان کی شہرت حد تواتر تک پہنچ چکی ہو۔ حتیٰ کہ عوام بھی ان کو دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے اور مانتے ہوں۔ ضروریات دین کہلاتے ہیں۔ جو شخص ضر

جو شخص ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرتا ہے۔ وہ کافر ہے۔ اور ان لوگوں میں سے ہے۔ جو کتاب اللہ کے کسی حکم کو مانتے ہیں اور کسی حکم کا انکار کرتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسے لوگ باتفاق امت قطعاً کافر ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ اپنے ایمان، دینداری اور خدمت اسلام کا ڈھنڈورا پیٹتے پیٹتے مشرق و مغرب کے قلابے ملا دیں۔ اور یورپ و ایشیا کو ہلا ڈالیں۔

تمام انبیاء کرام کی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک توقیر و تعظیم کرنا ضروریات دین میں سے ہے۔ انبیاء پر ایمان لانا اور ان کی بلاتخصیص و استثناء توقیر و تعظیم کرنا قرآن اور حدیث کا کھلا ہوا فیصلہ اور اجماعی مسئلہ ہے۔ کسی نبی کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی کفر ہے۔

حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی اور بے باکی اگرچہ سب و شتم اور توہین و تذلیل کی نیت سے نہ بھی ہو۔ تب بھی کفر و ارتداد ہے اور مومن کی شان سے قطعاً بعید ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالےٰ کے پیارے رسول حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین و تذلیل کے لئے بہتان طرازی اور افتراء پردازی کا ایسا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ کہ جس نے یہودیوں کے بہتان عظیم کو مات کر دیا ہے۔ مرزا صاحب کی تصانیف میں جہاں کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ آ جاتا ہے۔ تو مرزا صاحب آگ بگولا اور آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور آپ کی ذات گرامی پر طرح طرح کے طعن و تشنیع اور عیب جوئی میں ان کا قلم بے لگام ہو جاتا ہے اور دل کھول کر ان کو گالیاں دیتا ہے۔ اور ان کی توہین اور تذلیل میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتا۔ پہلے مرزا صاحب کے درج ذیل "ارشادات عالیہ" کو زیر نظر رکھیے۔

(۱) مرزا صاحب اپنی کتاب "چشمۂ معرفت" ص ۱۸ کے اخیر پر لکھتے ہیں" اسلام میں کسی نبی کی بھی تحقیر کرنا کفر ہے۔ اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے۔ اور موجب غضب الٰہی "

(۲) "چشمۂ معرفت" ص۱۸ اخیر پر لکھتے ہیں، جو شخص کسی نبی کی تحقیر کرتا ہے۔ یا کسی تحقیر کرنے والے کا دوست اور حامی ہے۔ وہ ایسا مورکھ اور نادان ہے کہ جہالت اور نادانی میں دنیا میں کوئی اس کا نظیر نہیں"

(۳) "ابلاغ المتین" ص۱۵ آخری ! لیکچر سیالکوٹ " پر لکھتے ہیں " وہ بڑا ہی خبیث ملعون اور بدذات ہے۔ جو خدا

کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے"۔

(۴) "براہین احمدیہ" حصہ دوم صـ۱۱ پر لکھتے ہیں: "ہم مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجے کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں"۔

اب ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات گرامی کے متعلق مرزا صاحب کی کتب سے "مشتے نمونہ از خروارے" وہ سوقیانہ اور مغلظ گالیاں تحریر کرتے ہیں۔ جنہیں کوئی شریف انسان سننا گوارا نہیں کر سکتا۔

(الف) "چشمۂ مسیحی" کے صـ پر لکھتے ہیں "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاق تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا۔ اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں۔ اور بُرے بُرے ان کے نام رکھے"۔

(ب) "ضمیمہ انجام آتھم" کے صـ پر لکھتے ہیں۔ "عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے۔ کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا"۔

(ج) "ضمیمہ انجام آتھم" کے صـ۵ پر لکھتے ہیں "آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں غصہ آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں تھیں۔ کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے۔ اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی"۔

(د) "دافع البلاء" کے ٹائیٹل پیج آخری پر تحریر کرتے ہیں کہ "مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ کے دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا۔ اور کبھی نہیں سنا گیا۔ کہ فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا۔ یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے"۔

اس آخری حوالہ میں مرزائیوں کے "مسیح موعود" نے صاف الفاظ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کر دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "حصور" (جو عورت کے نزدیک نہ جانے والے اور بالکل دُور رہنے والے کو کہتے ہیں) اس لئے نہیں فرمایا۔ کیونکہ

(۱) مسیح شراب پیتا تھا۔

(۲) فاحشہ عورت نے اپنی "بدکاری کی کمائی" کے روپے کا خریدا ہوا عطر مسیح کے سر پر ملا۔

(۳) فاحشہ عورت نے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے مسیح کے بدن کو چھوا تھا۔

(۴) غیر محرم جوان عورت مسیح کی خدمت کرتی تھی۔

مرزا غلام احمد کے نزدیک حضرت مسیح علیہ السلام (معاذ اللہ) ان گناہوں میں ملوث تھے۔ اسی لئے قرآن کریم میں انہیں (حصور) نہ کہا گیا۔

ہم قادیانیوں سے صرف یہ دریافت کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں تو حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور سرور کائنات سید الاولین والآخرین۔ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کو بھی حضور نہیں کہا گیا۔ مرزا غلام احمد کے کسی رسالہ کسی مقالہ سے بتاؤ کہ نعوذ باللہ من ذلک ان انبیاء کرام کے کون کون سے گناہ تھے۔ جن کی وجہ سے ان حضرات کو "حصور" نہیں فرمایا گیا؟؟

مرزا صاحب کی اس عبارت سے صاف معلوم ہو گیا کہ مرزا صاحب کے نزدیک یہ تمام شنیع امور اور اس کے ماسوا اور اسی قسم کے قصے لفظ "حصور" کے اطلاق سے عند اللہ مانع ہوئے۔ یہ قصے صرف مرزا صاحب ہی

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

اخبارات کا مطالعہ

قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی لگائی جائے۔ زاہد الراشدی

گوجرانوالہ۔ ۱۴ر جنوری (اپ ر) جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی لگائی جائے اور ربوہ میں اسلحہ کے ذخائر کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔ مرکزی جامع مسجد رتہ باجوہ اور مرکزی جامع مسجد جلین ضلع گوجرانوالہ میں ضلعی جمعیۃ کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے۔ اور اس ایمانی تقاضے کی تکمیل کے لئے ہم نے تمام مصلحتوں بالائے طاق رکھتے ہوئے عملی جدو جہد کا تہیہ کر رکھا ہے۔ جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کے مرکزی ناظم مولانا قاری سعید الرحمٰن نے ان اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ اور آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے دجال اور کذاب ہیں اور ملت اسلامیہ عقیدہ ختم نبوت سے انحراف کی صورت میں برداشت نہیں کر سکتی۔ ان اجتماعات سے جمعیۃ کے ضلعی نائب امیر مولانا علی احمد جامی۔ سیکرٹری اطلاعات حافظ گلزار احمد آزاد مولانا محمد شفیع اور مولانا عبد الرشید نے بھی خطاب کیا۔

(روزنامہ جسارت کراچی، ۱۵ر جنوری ۱۹۸۴ء)

گستاخ رسولؐ اور مرتد کو سزائے موت دینے کے لئے قانون بنایا جائے

اسلامی نظریاتی کونسل نے سفارشات مرتب کرکے حتمی منظوری کیلئے صدر کو بھیج دیں

حکومت نے ورلڈ ایسوسی ایشن آف اسلامک جیورسٹس کے احتجاج پر یہ مسئلہ کونسل کو بھیجا تھا۔

لاہور، ۴ر جنوری (نمائندہ خصوصی) باوثوق ذرائع کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل نے گستاخ رسول اور مرتد کے لئے سزائے موت کے قانون کی تجویز پیش کر دی ہے۔ اور اس سلسلے میں کونسل کی جانب سے سفارشات مرتب کر کے حتمی منظوری کے لئے صدر مملکت کو بھجوا دی گئی ہیں۔ ان سفارشات کے منظور ہونے کی صورت میں گستاخ رسولؐ کے لئے سزائے موت کا قانون وضع کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ورلڈ ایسوسی ایشن آف اسلامک جیورسٹس کی جانب سے تحریک شروع کی گئی تھی۔ اور ایک مقامی وکیل مسٹر مشتاق راج کی تصنیف "آفاقی اشتمالیت" پر سخت احتجاج کرتے ہوئے ایسوسی ایشن نے ایک قرار داد منظور کی تھی۔ جس میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ تعزیرات پاکستان میں گستاخ رسولؐ اور مرتد کے لئے سزائے موت قرار دی جائے۔ یہ قرار داد تمام متعلقہ حکام اور صدر مملکت کو ارسال کی گئی۔ جس پر حکومت نے یہ معاملہ اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کر دیا تاکہ اس کی سفارشات کی روشنی میں کوئی قانون وضع کیا جا سکے۔ ورلڈ ایسوسی ایشن آف اسلامک جیورسٹس کے کنوینر مسٹر محمد اسماعیل قریشی نے آج بتایا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے گستاخ رسولؐ کو سزائے موت کی سزا دینے کے بارے میں اپنی سفارشات مرتب کر کے حکومت کو ارسال کر دی ہیں۔ (نوائے وقت راولپنڈی، ۵ر جنوری ۱۹۸۴ء)

کل جماعتی یک روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام راولپنڈی کل جماعتی تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۳۱ر دسمبر بروز ہفتہ

بعد نماز عشاء جامع مسجد گنگ منڈی صدر بازار میں منعقد کی گئی ۔ جس میں ہر مکتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی جبکہ ۳۰ دسمبر بروز جمعہ راولپنڈی اور اسلام آباد میں "یوم ختم نبوت" منایا گیا ۔ اور ایک قرار داد ایک سو مساجد میں منظور کی گئی ۔ جس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اجلاس منعقدہ ۱۱ دسمبر مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ اور مسجد شہداء لاہور کانفرنس کے اعلان اور قرار دادیں جو مرزائی جارحیت کے خلاف کی گئی تھیں ۔ پوری تائید کرتے ہوئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو یقین دہانی کرائی گئی کہ مجلس عمل کے ہر حکم ہدایت پر ہر قسم کی قربانی دینے کو تمام مسلمان تیار ہیں ۔ نیز کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قول وفعل میں مطابقت کرکے امت مسلمہ کو مطمئن کرے ۔

ختم نبوت اسٹوڈنٹس فیڈریشن کا قیام

چنیوٹ ، ۱۴ جنوری (نمائندہ جسارت) تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مسلمان طلبہ کا ایک ہنگامی اجلاس کالج کے لان میں ہوا ۔ جس میں عقیدۂ ختم نبوت کے لئے ختم نبوت اسٹوڈنٹس فیڈریشن تنظیم قائم کی گئی ۔ قبل ازیں طالب علم شاہد عبد القدوس نے تنظیم کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کو اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے ۔ اور اس کے بغیر کوئی آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا ۔ ختم نبوت اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے کنوینر افتخار احمد لالی کو متفقہ طور پر منتخب کیا گیا ۔

دعوت نامہ

اجلاس مجلس شوریٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

محترم المقام حضرت مہتمم صاحب ، دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ———— مزاج گرامی

بحکم جناب صدر الوفاق حضرت مولانا محمد ادریس صاحب دام مجدہم جناب والا کو اطلاع دی جاتی ہے ۔ کہ وفاق کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس مورخہ ۹ ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۳ ر مارچ ۱۹۸۴ء بروز منگل صبح ½ ۸ بجے جامعہ قاسم العلوم نزد گول باغ گلگشت کالونی ملتان میں منعقد ہوگا ۔ جس میں وفاق سے ملحق ہر مدرسہ فوقانی ، وسطانی اور ابتدائی کے مہتمم صاحب یا ان کے با اختیار نمائندہ کی شرکت ضروری ہے ۔ لہٰذا آپ اس اہم اجلاس میں ضرور شرکت فرماویں ۔ اور اسلاف کی روایات کو برقرار رکھنے ، طلباء کے لئے رسوخ علم کا سامان مہیا کرنے ، اپنے مدارس کی وحدت ، یکسانیت نصاب اور مشترکہ نظام امتحان کے لئے اہل حق کے مدارس کے اس وقیع ملک گیر تنظیم سے تعاون فرماویں ۔ قیام و طعام کا انتظام کیا جائے گا ۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں ۔

ایجنڈا : (۱) مجلس عاملہ کے فیصلوں کی توثیق ، (۲) انتخابات عہدیداران (۳) نصاب کی منظوری ۔ (۴) وفاق کو موثر اور فعال بنانے کی تجاویز (۵) دیگر امور باجازت صدر ۔ **مقام :** جامعہ قاسم العلوم نزد گول باغ گلگشت کالونی ملتان

تاریخ : ۹ ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۴ھ ۱۳ ر مارچ ۱۹۸۴ء ۔ پہلی نشست ½ ۸ بجے

الداعی : (مولانا) سلیم اللہ خان ۔ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ ، پاکستان ملتان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ جب کوئی مسلم بندہ وضو کرتا اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے اور اس پر پانی ڈالتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ سارے گناہ نکل جاتے ہیں ۔ (اور گویا دھل جاتے ہیں) جو اس کی آنکھ سے ہوئے تھے اس کے بعد جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے ۔ تو وہ سارے گناہ اس کے ہاتھوں سے خارج ہوجاتے ہیں جو دھل جاتے ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ہوئے اس کے بعد جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے ۔ تو وہ سارے گناہ اس کے پاؤں سے خارج ہوجاتے ہیں ۔ جو اس کے پاؤں سے ہوئے اور جن کے لئے اس کے پاؤں استعمال ہوئے یہاں تک کہ فارغ ہونے کے ساتھ وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہوجاتا ہے ۔

کادیانی فرشتے

ترتیب:- مولانا منظور احمد الحسینی

ٹیچی ٹیچی فرشتہ

۱۴۷ نشان:- ایک دفعہ مارچ ۱۹۰۵ء کے مہینے میں بوقت قلت آمدنی، لنگر خانہ کے مصارف میں بہت دقت ہوئی۔ کیونکہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی۔ اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم۔ اس لئے دعا کی گئی۔

۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سے روپیہ میرے دامن میں ڈالدیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا۔ ڈاک کے ذریعہ سے اور کیا براہ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں۔ جن کا خیال وگمان نہ تھا۔ اور کئی ہزار روپیہ آگیا۔ چنانچہ جو شخص اس کی تصدیق کے لئے صرف ڈاکخانہ کے رجسٹر ہی ۵ مارچ ۱۹۰۵ء سے اخیر سال تک دیکھے۔ اس کو معلوم ہوگا۔ کہ کس قدر روپیہ آیا تھا۔ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی مجھ سے عادت ہے۔ کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو۔ یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں۔ ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دے دیتا ہے۔ اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔ (حقیقۃ الوحی۔ صفحہ ۳۳۲)

نوٹ:- مرزا جی نے ہی کتاب میں اپنی صداقت کے لئے ۳۰۰۰ آسمانی نشانوں میں سے ۱۸۷ نشان بیان کئے ہیں۔ یہ ۱۴۷واں نشان ہے۔ ویسے تو مرزا صاحب کے سب کے سب نشانات ان کے جھوٹے ہونے کی گواہی دے رہے ہیں۔ مگر اس نشان نے تو مرزاجی کی قلعی کھول دی۔ ان کے دامن کو روپوں سے بھرنے والے فرشتے ٹیچی ٹیچی سے نام پوچھا گیا۔ تو اس نے کہا "نام کچھ نہیں" دوبارہ پوچھنے پر کہا "میرا نام ہے۔ ٹیچی" ان دونوں باتوں میں ایک ضرور جھوٹی ہے۔ جب "ٹیچی ٹیچی" جھوٹے ثابت ہوئے تو مرزا صاحب بدرجہ اولیٰ کاذب ٹھہرے۔

سلطان احمد فرشتہ

"رؤیا۔ دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے اور سب لباس سر تا پا سیاہ ہے۔ ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ یہ ایک فرشتہ ہے۔ جو سلطان احمد کا لباس پہن کر کھڑا ہے۔ . . . تب دو فرشتے اور ظاہر ہوئے اور تین کرسیاں معلوم ہوئیں۔ اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے۔ اور بہت

تیز قلم سے لکھنا شروع کیا۔ جس کی تیز آواز سنائی دیتی تھی۔ ان کے اس طرز کے لکھنے میں ایک رعب تھا۔ میں پاس کھڑا ہوں اور بیداری ہو گئی۔ (تذکرہ صہ ۵۲۸، طبع دوم)

طاعون کے درخت لگانے والے فرشتے

آج جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے، میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالے کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا۔ کہ یہ کیسے درخت ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ طاعون کے درخت ہیں۔ جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض پھیلے گا۔ یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا۔ جو میں نے دیکھا۔

بقیہ : کسی نبی کی تحقیر غضب الٰہی کا موجب ہے

کے نزدیک صحیح نہیں۔ بلکہ اللہ تعالے بھی ان قصوں کو حق اور صحیح جانتا ہے۔ جن کی بناء پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کو حصور نہ فرمایا۔ اس میں مرزا صاحب نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو تو صاف گالیاں دی ہیں۔ مگر اللہ تعالے کی ذات پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔ یعنے ایسے لوگ بھی جو رنڈیوں سے ایسا میل رکھیں جو مرزا صاحب کے نزدیک بھی کوئی پرہیزگار آدمی نہ رکھ سکے۔ وہ لوگ اللہ تعالے کے نزدیک نبی بھی ہوتے ہیں اور رسول بھی۔ اور مقرب بھی اور وجیھا فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین بھی۔ اس طرح نہ کوئی نبی قابل اعتبار رہتا ہے۔ اور نہ

قرآن نہ معاذ اللہ خود اللہ تعالے کی ذات پاک۔

مضمون ہٰذا کی تنقید قادیانی صاحبان اگر کرنا چاہیں تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(الف) جن قادیانی کتابوں سے حوالے دئے گئے ہیں۔ قادیانی صاحبان ان کا انکار کر دیں۔ کہ وہ ان کی نہیں ہیں۔

(ب) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر جو اقتباسات ان کتابوں سے دئے گئے ہیں۔ کہ وہ مذکورہ کتابوں میں موجود نہیں ہیں۔

(ج) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر یہ واضح کریں کہ منقولہ اقتباسات میں تغیر وتبدل کیا گیا ہے۔ جس سے معنی میں فرق آ گیا ہو۔ لیکن اگر ان تین عذرات میں سے وہ کوئی عذر ثابت نہ کر سکیں تو پھر مآل اندیشی کا تقاضا ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے چنگل سے نکل کر صراط مستقیم پر آ جائیں۔

ورنہ بصورت دیگر خدا کے غضب کو مت بھڑکائیں اور اس کے عذاب کو مت آوازیں دیں۔ کیونکہ جب اس کا غضب بھڑکتا ہے۔ اور عذاب آتا ہے۔ تو پھر پناہ دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔

بقیہ : قادیانی فتنہ

شروع کیا۔ اور مرزا قادیانی کی پوری زندگی اس کے اخلاق و اعمال عقائد و خیالات، دعوائے نبوت و رسالت اور تکفیر عام اہل اسلام گستاخی اور انبیاء و اولیاء کو، مرزا کی اپنی کتابوں سے بحوالہ صفحہ سطر نہایت انصاف اور احتیاط کے ساتھ نقل کر کے بہت سے رسائل تصنیف فرمائے۔ اور حضرت شاہ صاحب کے سامنے پیش فرما کر ان کی مراد پوری فرمائی۔ ان مسائل میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں۔ قادیان میں قیامت خیز بھونچال، اشد العذاب علی مسیلمۃ الپنجاب، فتح قادیان، مرزائیوں کی تمام جماعتوں کو چیلنج، مرزائیت کا خاتمہ، مرزائیت کا جنازہ بے گور و کفن، ہندوستان کے تمام مرزائیوں کو چیلنج، مرزا اور مرزائیوں کو دربار نبوت سے چیلنج۔ یہ سب رسائل ۱۳۴۲ھ سے ۱۳۴۴ھ تک شائع ہوئے۔ (جاری ہے)

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

اے لعینِ قادیاں

حافظ مشتاق عباسی

ابلیس کی ہو تم جان اے لعینِ قادیاں
وہ ہے تجھ پہ قرباں اے لعین قادیاں

انگریز کے خوش کرنے میں تونے دیں گم کر دیا
برسی ہے تجھ پہ لعنت کی باراں، اے لعینِ قادیاں

تو نے راہِ حق سے کتنوں کو دیا ہے بھٹکا
تجھ پہ کفر و شرک نازاں ، اے لعینِ قادیاں

آنے والی نسلیں تجھ پہ ہر دم لعنت کر گئیں
ہے ضلالت تجھ پہ قرباں، اے لعینِ قادیاں

تو ہے شیطاں کا اور وہ بھی تیرا ہو گیا
کیوں نہ کہدوں تجھ کو شیطاں اے لعینِ قادیاں

تیری مسلوں پر کئے انگریز نے دستخط تمام
واہ کیا ہے تیری شاں اے لعین قادیاں

عرش اعظم سے پڑی جس پر خدا کی مار ہو
خاموش کیوں بیٹھیں ہم انساں اے لعینِ قادیاں

تجھ پہ ہیں لعنت کناں یہ سب زمین و آسماں
تو ہے مفتری وحی و وجداں اے لعینِ قادیاں

پہلے جو تھے رسولِ حق اب بھی وہی ہیں
دعوٰی ہے تیرا ہذیاں اے لعینِ قادیاں

دین حق پر تونے دنیا کو مقدم کر دیا
یہی تیرا مذہب و ایماں اے لعینِ قادیاں

تختِ شیطاں قبضے میں تیرے ہے ان دنوں
تو ہے آج فرعون و ہامان اے لعینِ قادیاں

کر رہے ہیں ذلیل و خوار تجھ کو آج بھی
تاج اولیاء شاہ جیلاں ۔ اے لعینِ قادیاں

لکھ دیا ہے لوح و قلم نے تیرے حق میں
ہوگا تو ذلیل جاوداں اے لعین قادیاں

تو پکا ہے فریبی، دجل ہے کام تیرا
تجھ سے الاماں الاماں، اے لعینِ قادیاں

مشتاق ہوں سن لے میں رسولِ عربی کا فقط
تجھ سے عداوت کا ہے پیماں اے لعینِ قادیاں